

<p>OPEN ACCESS</p> <p>RUSHD</p> <p>(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)</p> <p>Published by: Lahore Institute for Social Sciences, Lahore.</p>	<p>ISSN (Print): 2411-9482</p> <p>ISSN (Online): 2414-3138</p> <p>Jan-june-2024</p> <p>Vol: 5, Issue: 1</p> <p>Email: journalrushd@gmail.com</p> <p>OJS: https://rushdjournal.com/index</p>
--	--

Dr.Ruqia Bano¹

Ayesha Ajmal²

امام ابن قيم رضى الله عنه كاعلام الموقعين عن رب العالمين في اسلوب و منج

The style and methodology of Imam Ibn Qayyim "in "I'lam al-Muwaqqi'in 'an Rabb al-'Alamin

Abstract

This feature of Islam is that it is a universal religion. This feature is also due to the fact that the Islamic Scholars took the responsibility of spreading Islam after the prophethood and they were always busy in spreading the Islamic rules. They devoted themselves to writing and publishing books, They took up the pen on various rules of Islamic law and wrote books which are a torch for people even after the passing of centuries. One of them is Ibn Qayyim whose books are about Tawheed and Hub-e-Rasool ﷺ. He had to face many kinds of suffering as a result of Rad-e-Biddat and Taqleed. He loved his teacher Ibn Taymiyyah very much, because of which he used to publish his

1 Lecturer ,Department of Islamic Studies , The Women university Multan

2 Mphil scholar ,Department of Islamic Studies ,The Women University Multan

ideas and thoughts.

Key words: Ibn-e-Qayyim, Rad e Biddat, Taqleed

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فقہی، اصولی، نحوی اور مفسر ہیں آپ بے مثال مجتہد اور مبحر مصنف ہیں جن کی تصانیف آپ کی ثقاہت و فقاہت کی بہترین مثال ہیں۔ آپ کی مطبوعہ تصانیف اگرچہ اتنی کثیر تعداد میں نہیں لیکن جتنی بھی ہیں وہ تمام بیش قیمت و بے مثال ہیں علماء اور عوام میں یکساں مقبول و متداول ہیں۔

ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن جریر الزرعی الدمشقی ہیں کنیت شمس الدین لقب ابن قیم الجوزیہ ہے۔¹ لیکن ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے جد اعلیٰ کا نام جریر کی جگہ حریر تحریر کیا ہے۔² 691ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے۔³

آپ کے اساتذہ میں تقی سلیمانی، ابو بکر بن عبد الدائم، مطعم، ابن شیر رازی، اسماعیل بن مکتوم شامل ہیں اور عربی کی تعلیم ابن ابی فتح اور مجد تیوسی سے حاصل کی اور فقہ کا علم مجد حرانی اور ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ وراثت اپنے والد محترم سے پڑھی اور اصول صغی الہندی سے حاصل کیے۔⁴ آپ کے والد محترم مدرسہ جوزیہ میں منتظم اور نگران تھے۔ جوزیہ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب تھا ان کا اصل نام ابو الفرج عبد الرحمن ابن جوزی تھا۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ حنبلی المذہب تھے اور ان کی وفات 597ھ میں ہوئی ان کی کتب میں "دفع شبهة التشبيه في الرد على المشبهة" "تلبیس ابلیس" "نقد العلم والعلماء" شامل ہیں۔⁵ آپ کی شہرت اطراف میں پھیل گئی اور آپ نے سلف کے مذاہب میں تبحر حاصل کیا۔ اساتذہ میں سے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے شدید محبت کرتے۔ ان کے اقوال سے نہیں نکلتے تھے، ان کے ہر قول میں ان کی حمایت کرتے تھے آپ نے ان کی تصانیف سے ان کے علم کی نشرو

¹ الشوكاني، محمد بن علي بن محمد بن عبد الله، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع، (بيروت: دار المعرفة، س.ن) 2: 143

² ابن حجر العسقلاني، أحمد بن علي بن حجر العسقلاني أبو الفضل، الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة، (الهند: دائرة المعارف العثمانية، 1392ھ/ 1972ء) 5: 137-140

³ موقع وزارة الأوقاف المصرية يحتوي على تراجم مختصرة للعلماء، الجزء 1 من 450.

⁴ ابن حجر العسقلاني، الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة، 5: 137.

⁵ عبد العظيم عبد السلام، حیات حافظ ابن قیم سیر و سوانح، عصر و عہد، افکار و آراء " (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، 1989ء) ص: 99-100

اشاعت کی۔ اسی محبت اور تعلق کے باعث آپ ان کے ساتھ آزمائشوں میں بھی مبتلا ہوئے، انہی کے ساتھ انہیں قلعے میں قید کر کے درمارے گئے۔ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد آپ آزاد کیے گئے۔ لیکن ان کے بعد بھی ان کے فتاویٰ کے مطابق فتاویٰ دینے کی وجہ سے صاحب ابتلاء ہوئے جرم صرف یہ تھا آپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قبر کی طرف سفر کو ثواب نہیں سمجھتے تھے۔ آپ قرآن و حدیث کے ادلہ کو ہی فوقیت دیتے تھے، ان ادلہ میں کسی قسم کی تاویل نہیں کرتے تھے۔ حق پر ڈے رہتے تھے۔¹

آپ تمام علوم اسلامیہ میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے، تفسیر کا فہم بے مثل تھا اصول دین کی معرفت آپ پر ختم ہوتی تھی، حدیث، اس کے معانی اور فقہ سے احکام کے سنباط پر آپ کو ملکہ حاصل تھا، کلام اور نحو کا علم بھی سکھاتے تھے، علم سلوک کی معرفت بھی حاصل تھی۔ اہل تصوف کے کلام اور اس کے اشارات اور دقائق کو بخوبی سمجھ لیتے تھے۔ غرض تمام علوم میں تبحر حاصل تھا۔²

بہت سے جید علماء آپ کے تلامذہ میں شامل تھے جن میں حافظ زین الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ مصنف طبقات حنابلہ، شمس الدین محمد بن عبد القادر النابلسی رحمۃ اللہ علیہ مصنف مختصر طبقات حنابلہ اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے عبد اللہ، جو ان کے بعد مدرسہ صدریہ میں منصب تدریس پر فائز ہوئے، شامل ہیں۔³ آپ نے مدرسہ صدریہ میں تدریس کے فرائض انجام دیئے اور مدرسہ جوزیہ میں امام مقرر ہوئے آپ کی تصانیف فقہ، حدیث، سیرت اور تصوف میں بیش قیمت ہیں۔ آپ کی تصانیف جلیلہ یہ ہیں:

إعلام الموقعین عن رب العالمین

زاد المعاد فی ہدی خیر العباد

بدائع الفوائد

طریق الہجرتین و باب السعادتین

شرح منازل السائرين

القضاء والقدر

جلاء الأفہام فی فضل الصلاة والسلام علی خیر الأنام

¹ الشوکانی، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع، 2: 143.
² ابن رجب الحنبلي، الدين عبد الرحمان بن أحمد بن رجب بن الحسن، ذیل طبقات الحنابلہ. (الریاض: مکتبۃ العیبکان، 1425ھ - 2005م)، 5: 172.
³ عبد العظیم عبد السلام، حیات حافظ ابن قیم سیر، وسوانح، عصر و عہد، افکار و آراء، ص: 108.

مصاید الشیطان

مفاتیح دار السعادة

حادي الأرواح

رفع اليدين في الصلاة

الصواعق المرسله على الجهمية والمعطلة

الداء والدواء

مولد النبي ﷺ

الجواب الكافي لمن سأل عن الدواء الشافي

آپ کی تصانیف علماء اور عوام میں بے حد مقبول تھیں۔

ان سے ایک کثیر جماعت نے علم حاصل کیا وہ آپ کی تعظیم و تکریم کرتے تھے آپ کے تلامذہ میں حافظ ابو الفرج عبد الرحمن ابن رجب صاحب طبقات حنابلہ اور شمس الدین محمد بن عبد القادر نابلسی صاحب مختصر طبقات حنابلہ شامل ہیں۔¹

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ دن اور رات نماز و تلاوت میں مشغول رہتے اور مخلوق سے بہترین حسن سلوک کا مظاہرہ کرتے نہ کسی سے حسد کرتے تھے نہ بغض رکھتے تھے۔ کہتے ہیں میں ان کے زمانے میں ان سے زیادہ کسی کو بھی طویل عبادت کرنے والا نہیں پایا، ان کی نماز طویل ہوتی تھی رکوع و سجود میں اطمینان ہوتا تھا، یہاں تک کہ ایک دن ابن سبکی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے ساتھ طلاق کے مسئلے پر فتویٰ کا قصد کیا تو جب صبح کی نماز پڑھ لی تو دن نکلنے تک اپنی جگہ بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے اور فرمایا یہ میرا اکل ہے اگر میں اللہ کے ذکر میں نہ بیٹھا تو میری طاقت کم ہو جائے گی۔ وہ کہتے تھے صبر اور فقر کے ساتھ دین کی امامت ملتی ہے۔ طالب علم کے پاس آگے بڑھنے کی ہمت ہونی چاہیے جو ایسا علم ہونا چاہیے جو اسے بصیرت اور ہدایت عطا کرے۔²

آپ کے بارے میں ایک حکایت مشہور ہے کہ آپ نے اپنی وفات سے قبل ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور ان سے ان کے جنت میں درجہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بعض اکابر سے اوپر والا اپنا درجہ بیان کیا اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ سے کہا آپ درجہ میں میرے قریب ہیں اور عنقریب مجھ سے آملیں گے۔ آپ 13 رجب کی رات 751ھ

¹ عبد العظیم عبد السلام، حیات حافظ ابن قیم سیر، وسوانح، عصر و عہد، افکار و آراء، ص: 108

² ابن حجر العسقلانی، الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة، 5: 138

میں عشاء کے وقت فوت ہوئے اگلے دن آپ کی نماز جنازہ ظہر کے وقت جامع عقیب اور پھر جامع جراح میں ادا کی گئی۔ مقبرہ باب صغیر میں دفن کیے گئے۔¹

اعلام الموقعین عن رب العالمین کا تعارف

اعلام الموقعین علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی اصول فقہ، قیاس، اجتہاد، فتویٰ کی تاریخ، اصول فتاویٰ اور آداب مفتی پر ایک معرکہ الآراء تصنیف ہے۔ اصلاً یہ کتاب رد تقلید کے لیے تحریر کی گئی ہے جو لوگ قیاس اور اجتہاد کے باب میں افراط و تفریط کا شکار ہیں آپ نے ان کا تنبیہ کیا ہے اور ان کی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے۔ دنیا کے اطراف میں جتنے بھی علماء، فقہاء، فتویٰ کی تعریف اور ارتقاء پر لکھنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی اعلام الموقعین سے ضرور استفادہ کرتے ہیں۔ کتاب عربی زبان میں تصنیف کی گئی ہے جس کے پانچ اجزاء ہیں اور 314 صفحات پر مشتمل ہے۔ مولانا محمد جونا گڑھی نے اسے اردو قالب میں ڈھالا ہے یہ کتاب مکتبہ سلفیہ اردو بازار لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

حصہ اول

اس کتاب کے پہلے حصے میں ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے علماء کی دو اقسام بیان کی ہیں:

1: حفاظ حدیث

2: فقہاء کرام

فتاویٰ کی بنیاد قرآن و حدیث کے ادلہ کے ساتھ فقہی آراء بھی ہوتی ہیں۔ اس لیے اس باب میں حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے دور رسالت سے تابعین تبع تابعین تک مفتیان کرام اور ان کا علمی مقام بیان کیا ہے۔ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ میں سے مکثرین مفتیان کرام کی تعداد سات بتائی ہے² اور بعینہ یہی تعداد ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے الجوامع السیرۃ میں بھی تحریر کی ہے۔³

¹ ابن رجب حنبلی، ذیل طبقات حنابلہ، ص: 177

² 1- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ 2- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ 3- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ 4- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 5- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ 6- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما 7- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ابن قیم، محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد شمس الدین ابن قیم الجوزیہ، اعلام الموقعین عن رب العالمین (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1411ھ-1999ء) 10:1

³ ابن حزم، علی بن أحمد بن سعید، جوامع السیرۃ وخمس رسائل آخری لابن حزم، (مصر: دار المعارف، 1900ء) ص: 319

ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر ہر ایک کی علیحدہ فتاویٰ کی کتاب تیار کی جائے تو ایک ذخیرہ جمع ہو جائے۔ امام ابو بکر محمد بن موسیٰ بن یعقوب بن امیر المؤمنین مامون نے سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فتاویٰ بیس کتابوں میں جمع کیے ہیں۔¹ ابن عباس رضی اللہ عنہما علم کا سمندر ہیں وہ سب سے زیادہ فتاویٰ کا اطلاق کرنے والے ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ان کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ کبار صحابہ فتویٰ کے لیے ان سے رجوع کرتے تھے کیسے نہ کرتے کیونکہ ان کے لیے تو اللہ کے نبی کی دعا تھی "اے اللہ انہیں قرآن کا علم عطا کر" "اے اللہ انہیں دین کی سمجھ دے اور کتاب اللہ کی تاویل سکھا۔"² اسی طرح ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فتاویٰ کو شیخ سعید فائز الدخیل نے کتابی شکل میں شائع کیا ہے۔³ خلفاء راشدین کا دور بالخصوص اسلامی تاریخ پر لازوال نقوش چھوڑتا ہے۔ خلفائے راشدین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ ہیں اس لیے ان کا انداز حکومت و سیاست اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اصول و ضوابط کے مطابق تھا اسی مماثلت کے پیش نظر علامہ خورشید احمد فاروق نے خلفائے راشدین کے مکاتیب، احکامات و فتاویٰ کو تحریری شکل میں چار جلدوں میں جمع کیا ہے۔⁴ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے ٹوٹل 162 مفتی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے جن میں سے 142 مرد اور بیس عورتیں ہیں۔ پہلے سات مکثرین صحابہ کے نام ترتیب سے ذکر کیے ہیں بعد میں ترتیب ملحوظ نہیں رکھی۔⁵

متوسطین مفتیان کرام 13 شمار کیے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے فتاویٰ پر مشتمل ایک ایک جزء تیار ہو سکتا ہے، ان کے ساتھ کچھ اور صحابہ کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ کچھ اور صحابہ بھی ہیں جن سے کثیر تعداد میں فتاویٰ منقول ہیں۔ صحابہ کرام کے علم کے حوالے سے بہت سے اقوال ہیں۔⁶

¹ ابن قیم الجوزیة، اعلام الموقعین، 1: 15

² ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی، الإصابة في تمييز الصحابة، 1: 89

³ /فتویٰ 20% نویسی، 20% کا تاریخ، 20% ارتقا، htm، 10:17PM، 2020-02-19

⁴ دہلی یونیورسٹی میں ادبیات عربی کے استاد ہیں۔ انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کے سرکاری خطوط، حضرت عمرؓ کے سرکاری خطوط، حضرت عثمانؓ کے سرکاری خطوط اور حضرت علیؓ کے سرکاری خطوط کے نام سے چار جلدوں میں خلفائے راشدین کے خطوط، فتاویٰ اور احکامات کو جمع کیا ہے ہر خلیفہ راشد کی علیحدہ جلد ہے جو اوپر دیئے گئے نام کے مطابق شائع کی گئی ہے اسے ندوۃ المصنفین اردو بازار دہلی نے نشر کیا ہے۔

⁵ ابن حزم، جوامع السیرة و خمس رسائل آخری، ص: 320

⁶ ابن قیم الجوزیة، اعلام الموقعین، ص: 31، وہ صحابہ جن سے کم تعداد میں فتاویٰ منقول ہیں وہ یہ ہیں: طلحة، والزبیر، وعبد الرحمن بن عوف، وعمران بن حصین، وابو بکر، وعبادة بن الصامت، ومعاوية بن ابي سفيان رضوان الله عليهم اجمعين

سات کثرین صحابہ کرام اور 20 بیس متوسطین کو نکال کر باقی ایک سو پینتیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مقلین میں سے ہیں جن سے صرف ایک یا دو فتاویٰ منقول ہیں ان تمام اصحاب کے فتاویٰ کو جمع کر کے ایک کتاب بنائی جاسکتی ہے۔¹

اس کے بعد آپ نے تابعین مفتیان کرام کے نام تحریر کیے ہیں جو مکہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے، مدینہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور کوفہ میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں، حافظ ابن قیم رحمہ اللہ خود مجتہد ہیں جن کا باقی فقہاء سے بہت سے مسائل میں اختلاف ہے لیکن آپ فقہ حنبلی کے معتقد ہیں اس لیے آپ نے فتاویٰ اور فقہ کے باب میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اصول فقہ بیان کیے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی فقہ کے پانچ اصول ہیں: پہلا اصول: قرآن اور سنت و حدیث کے حکم کے بعد کسی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے بلکہ جو ان میں درج ہوتا اسی کی پیروی کرتے تھے۔

دوسرا اصول: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فتاویٰ جات سے متعلق آپ کا مسلک یہ تھا کہ صحابی کے فتویٰ کے خلاف اگر کسی کا فتویٰ نہیں ہے تو اسی پر قناعت کیا جائے۔

تیسرا اصول: جب صحابہ میں کسی مسئلہ میں اختلاف پاتے تو جس کا قول آپ کو کتاب و سنت کے قریب معلوم ہوتا اسے لیتے اور اس دائرہ سے باہر نہیں جاتے تھے۔ اگر آپ کو کسی قول کی ترجیح کی کوئی وجہ نہ ملتی تو پھر آپ ان مختلف اقوال کو ذکر کر دیتے اور کسی قول پر خاص زور نہ دیتے تھے۔

چوتھا اصول: مرسل اور ضعیف حدیث سے بھی مسئلہ لیا جائے جبکہ اس کے خلاف اور کوئی صحیح متصل حدیث نہ ہو ایسی روایات کو بھی آپ قیاس پر مقدم رکھتے تھے۔ لیکن ضعیف سے مراد باطل اور منکر حدیث بالکل نہیں۔

پانچواں اصول: پانچواں اصول قیاس تھا کسی مسئلے میں قرآن کی کوئی آیت، کوئی حدیث، کوئی قول صحابی، کوئی مرسل اور کوئی ضعیف روایت بھی نہ ملے تو لازمی قیاس کا استعمال کریں۔

امام شافعی رحمہ اللہ سے قیاس کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس کی طرف اشد ضرورت کی تحت جایا جائے۔²

ابن قیم رحمہ اللہ چونکہ اپنی فقہ میں قیاس کی تنکیر کرتے ہیں اور قیاس کی بنا رائے ہے آپ رائے کی مذمت کرتے ہوئے اس میں خلفائے راشدین، سیدنا عبد اللہ بن عباس، سیدنا عبد اللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال نقل کرتے ہیں۔ رائے باطل کی اقسام بیان کرتے ہوئے اس کی مذمت میں فقہاء کے اقوال بیان کرتے ہیں۔

¹ ابن قیم، اعلام الموقعین، 1: 10

² ایضا، 1: 24-26

ان کے نزدیک رائے باطل کی تین اقسام ہیں:

1: وہ رائے جو نص کے مخالف ہو۔

2: دین میں گمان سے کلام کرنا۔

3: وہ رائے جس سے اللہ کے اسماء و صفات کی تاویل کی جائے۔ جیسے معتزلہ، جہمیہ اور قدریہ وغیرہ نے کی۔

آپ نے رائے محمود کی اقسام مع امثلہ بیان کی ہیں۔ رائے محمود کی چار اقسام بیان کرتے ہیں:

1: نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی رائے رائے محمود ہے۔

2: وہ رائے جو نصوص کی تفسیر کرے۔

3: وہ رائے خلف و سلف جس پر عمل کرنے والے ہوں۔

4: قرآن و سنت اور صحابہ کے عمل اور اقوال سے کسی مسئلہ میں کچھ نہ ملے تو قرآن و سنت سے قریب تر اجتہاد بھی رائے محمود ہے۔

آپ نے آئمہ اربعہ کے بہت سے اختلافی مسائل بیان کیے ہیں۔ قیاس کی مذمت میں اس حصہ کا اختتام کیا ہے۔

حصہ دوم

اس حصے کا آغاز حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے قیاس کی انواع سے کیا ہے قیاس کی تین اقسام ہیں: قیاس علہ، قیاس دلالت، قیاس شہ۔ تینوں قسموں کے قیاس کی مثالیں قرآن پاک سے ملتی ہیں¹۔ اور دیگر فقہاء کی طرح آپ نے بھی قیاس کے چار ارکان بیان کیے ہیں: اصل، فرع، علت، حکم

قیاس علت: وہ قیاس ہوتا ہے جس میں اصل اور فرع میں علت کے مشترک ہونے کی وجہ سے حکم لاگو ہوتا ہے قرآن پاک میں اس کی مثال یہ ہے:

{ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

الْمُكذِّبِينَ }²

”تحقیق آپ سے پہلے یہ سنت ہے، زمین میں چلو پھرو اور دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔“

¹ ابن قیم، إعلام الموقعین، 2: 251

² القرآن الکریم، 5: 137

اس مثال میں پہلی قومیں "اصل" ہیں۔ تم "فرع" ہے، علت "تکذیب ہے، حکم "ہلاکت" ہے۔¹
قیاس دلالہ: قیاس دلالت میں اصل اور فرع میں دلیل علت اپنے لزوم کے ساتھ جمع ہوتی ہے اس کی
مثال قرآن پاک سے یہ ہے:

{وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ
إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتِ إِنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ} ²

”اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھے بے قدر پڑی پھر ہم نے جب اس پر پانی اتارا تو
تازہ ہوئی اور بڑھ چلی بے شک جس نے اُسے چلایا ضرور مُردے چلائے (زندہ کرے) گا بے شک
وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔“

اس مثال میں علت "اللہ کی قدرت کاملہ ہے" اور دلیل علت "زمین کو زندہ کرنا" ہے۔³
ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس فصل میں قیاس دلالت کی بہت سی امثلہ قرآن پاک کے حوالے سے بیان کی ہیں۔ یہ امثلہ ان
آیات پر مشتمل ہیں جن کا تعلق زیادہ تر انسان اور کائنات کی تخلیق سے ہے۔
قیاس شبہ: اس کی مثال اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن پاک میں صرف مبطلین کے لیے بیان کی ہے۔ اس قیاس میں نہ
تو علت ہوتی ہے نہ دلیل بس دو چیزوں کو محض شبہ کی بنا پر جمع کیا جاتا ہے۔

{إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ} ⁴

”اگر اس نے چوری کی ہے تو اس کے بھائی نے بھی اس قبل چوری کی تھی۔“

چوری کا دعویٰ وہ دعویٰ ہے نہ اس کی کوئی علت ہے نہ دلیل یہ خالی شبہ ہے جس کی بنا پر ایک بھائی
کو دوسرے بھائی پر قیاس کیا گیا ہے۔⁵

¹ ابن قیم، إعلام الموقعین، 2: 252

² القرآن الکریم، 41:39

³ ابن قیم، إعلام الموقعین، 2: 257

⁴ القرآن الکریم، 77:12

⁵ ابن قیم، إعلام الموقعین، 2: 269

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے قیاس عکس و تمثیلی مع امثلہ بیان کرنے کے بعد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قیاس کے حوالے سے کلام نقل کیا ہے جو قیاس میں افراط و تفریط کرتے ہیں قیاس دلیل اصل کے ساتھ جائز ہے اس کے بعد انہوں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قیاس کی امثلہ بیان کی ہیں اور قیاس کی نفی کرنے والوں نے دلائل بھی بیان کیے ہیں جو کہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور تابعین عظام قیاس سے منع کرتے تھے۔ تینوں فرقوں کے اختلافی قیاسی مسائل بیان کرتے ہوئے اس حصہ کا اختتام کیا ہے۔

حصہ سوم

تیسرے حصے کا آغاز جلد سوم کے صفحہ نمبر ساٹھ سے کیا ہے جس میں تینوں مذاہب (حنفیہ، مالکیہ اور شافعیہ) کے خلاف شرع اور خلاف قیاس مسائل بیان کیے ہیں، زوجیت کی شرائط، قصاص، مثلیت اور قیمت جیسے مسائل کا بیان کیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے قیاس کے مطلقاً مخالفین اور موافقین کی نفی کی ہے اور معتدل رائے یہ دی ہے کہ اللہ کے احکام میں قیاس کی ضرورت نہیں لیکن جن احکام میں قیاس کی ضرورت ہے ان میں صرف قیاس وہی صحیح ہو گا جو نصوص شریعت کے مطابق ہو۔¹

اس کے فوراً بعد استصحاب پر باب باندھا ہے جس میں استصحاب کی اقسام اور اس کے احکام اور امثلہ بیان کی ہیں۔ آپ تحریر کرتے ہیں لفظ "استصحاب" صحبت "سے ہے جس کا معنی ہے "دوام اثبات" یا "دوام نفی"۔ آپ نے استصحاب کی تین اقسام بیان کی ہیں: 1: استصحاب براۃ اصلیه، 2: استصحاب وصف مثبت، 3: استصحاب حکم اجماع۔

ان اقسام اور ان کے درجہ کو بیان کرنے کے بعد آپ نے قیاس کی تردید اور ان مسائل کو بیان کیا ہے جن میں چنداں قیاس کی ضرورت نہیں اور اختلافی قیاسی مسائل کو بیان کرنے کے بعد قرآن پاک کے احکام اور ان کی حکمتیں بیان کی ہیں۔ اس کے فوراً بعد بغیر علم کے فتاویٰ دینے والوں کی مذمت میں خلف و سلف کے اقوال بیان کیے ہیں اور سلف کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ بغیر علم کے فتویٰ دینے سے گریز کرتے تھے اور پھر موافقین تقلید اور مخالفین تقلید کے دلائل اور جوابات تحریر کر کے اس حصے کا اختتام کر دیا ہے۔

¹ ایضاً، 3: 97

حصہ چہارم و پنجم و ششم

اس حصے کا آغاز مقلد اور مجتہد کے درمیان ایک بہترین مباحثے سے کیا ہے جس میں فریقین کے نقطہ نظر کو دلائل سے بیان کیا ہے یہ حصہ تقلید محض کے دلائل اور اس کے رد کے دلائل کے لیے نہایت علمی ہے جہاں دونوں فریقوں کا نقطہ نظر نہایت مفصل اور جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن پاک میں جہاں کہیں "اہل ذکر" یا "اولی الامر" کی اطاعت کا ذکر آیا ہے اسے تقلید نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والے علماء کی اتباع شمار کیا ہے۔ اور اس آیت کی تفسیر میں ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بہترین نقطہ بیان کیا ہے کہ قرآن پاک میں اولی الامر کی اطاعت کا حکم ہے اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم ہے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بغیر علم کے کیسے ہو سکتا ہے اور جس کے پاس کسی حکم کی دلیل موجود ہو وہ مقلد نہیں ہو سکتا۔¹

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ صحابہ کرام اور علمائے امت کی تقلید کے قائل نہیں وہ انہیں نصوص شرعیہ کا منبع اور اجتہاد کے حامی شمار کرتے ہیں۔ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے رقمطراز ہیں کہ صحابہ مقلد نہیں تھے بغیر کتاب و سنت کے علم کے فتویٰ نہیں دیتے تھے۔ آپ نے ان لوگوں کا بھی رد کیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ علمائے امت نے تقلید کو جائز قرار دیا ہے مزید برآں یہ بھی بتایا ہے کہ مقلد و مجتہد ایک جیسے نہیں ہوتے۔ نیز آپ نے خلفائے راشدین کے ایک دوسرے کی رائے کو ماننا تقلید قرار نہیں دیا بلکہ ان تک متعلقہ مسئلے کی احادیث کا نہ پہنچنا قرار دیا ہے۔

اس کے علاوہ آپ نے ان دونوں حصوں میں تقلید و عدم تقلید سے متعلق بہت سے مسائل و دلائل ذکر کیے ہیں اور احناف جن حدیثوں کو نہیں مانتے ان مسائل کا ذکر کیا ہے جن میں وہ احادیث کی بجائے تقلید کو ترجیح دیتے ہیں۔ پھر مقلدین اور تقلید کی مذمت پر کئی اقوال بیان کیے ہیں۔ نیز اس فصل میں حیلہ کی تردید کی اور اس کی مذمت میں اقوال بھی بیان کیے ہیں۔ اور ان کے رد و تردید پر کئی دلائل دیئے ہیں۔ حصہ ششم میں حیلوں پر مشتمل مسائل بیان کیے ہیں اور ان کا رد کیا ہے۔

حصہ ہفتم

علم کے اس سمند کا کنارہ یہ حصہ ہے جس میں حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے آداب استفتاء بیان کیے ہیں۔ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سائلین کو صرف چار قسم کے سوال کرنے چاہئیں:

¹ ابن قیم، إعلام الموقعین، 2: 269

- 1: مسئلہ کے حکم کے بارے میں سوال کرے۔
- 2: حکم کی دلیل سے متعلق پوچھے۔
- 3: وجہ دلالت کے بارے میں پوچھے۔
- 4: اس مسئلے کے معارض کے بارے میں سوال کرے۔
- ان کے نزدیک مستفتی کوئی پانچواں سوال نہیں کر سکتا۔¹
- 1: مفتی کی دوہی حالتیں ہیں یا تو وہ اس مسئلہ کے متعلق جانتا ہے یا نہیں جانتا اگر نہیں جانتا تو فتویٰ دینا حرام ہے۔
- 2: اگر مسئلہ کے بارے میں کوئی نص موجود ہو یا اجماع ہو تو مستفتی کو فوراً بتادے یہ ایک علم ہے جس کا چھپانا گناہ ہے۔
- 3: مسائل کو ایسا جواب دینا جو باعث علم ہو وہ بھی جائز ہے۔
- 4: مفت کے لیے ضروری ہے کہ حکم کی دلیل بیان کرے۔
- 5: اگر حکم ایسا ہو جو مشقت والا ہو تو مفتی اس کے لیے مستفتی کو تمہیدی طور پر تیار کرے۔
- 6: مفتی حکم کے ثبوت کے لیے قسم بھی اٹھا سکتا ہے۔
- 7: مفتی کے دل میں اللہ کا خوف و تقویٰ ہونا ضروری ہے محض علم کافی نہیں۔
- 8: فتویٰ صرف وہی دے جو حق کو جانتا ہو۔
- 9: مفتی، حاکم و شاہد کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم بیان کرنا چاہیے۔
- 10: مفتی کو صرف دلیل کے ساتھ ہی کسی حکم کو اللہ کی طرف منسوب کرنا چاہیے۔
- 11: تفصیل طلب استفتاء میں مفتی کو مطلق جواب نہیں دینا چاہیے بلکہ تمام جزئیات بیان کرنی چاہیں۔
- 12: مقلد محض تقلیدی فتویٰ نہ دے بلکہ علم و دلائل سے فتویٰ دے۔
- اس جیسے بیسوں آداب حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے مفتی کے لیے بیان کیے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے فتاویٰ

اعلام الموقعین کا سب سے شاندار حصہ یہی علامہ ابن قیم الجوزیہ □ نے اعلام الموقعین میں آپ ﷺ کے گیارہ سو نوے فتاویٰ نقل کیے ہیں جن میں عقائد، عبادات، معاشرت، سیاست و معیشت غرض

¹ ابن قیم، اعلام الموقعین، 4: 120

زندگی کے تمام لازم و ملزوم پہلوؤں پر فتاویٰ موجود ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے یہ فتاویٰ آپ کے جوامع الکلم میں سے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے فتاویٰ کا ایک اور مجموعہ "موسوعة فتاویٰ النبی ودلائلها الصحیحة من السنة الشریفة"¹ کے نام سے ابن خلیفہ علیوی² نے بھی مرتب کیا ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کے فتاویٰ کا ایک مجموعہ "فتاویٰ محمدی مع شرح دیوبندی" کے نام سے سید اصغر حسین نے مرتب کیا ہے جس میں نبی کریم ﷺ کے ایک سو بیس فتاویٰ مع ترجمہ موجود ہیں۔ آپ ﷺ نے نہ صرف خود فتاویٰ دیئے بلکہ آپ نے صحابہ کو فتاویٰ کی تعلیم دینے کے لیے اپنی موجودگی میں ان سے سائلین کے سوالات کے جوابات دلوائے۔³ اسی طرح دور رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی کریم ﷺ کی غیر موجودگی میں مختلف مواقع پر اجتہاد کی ضرورت پڑی اور انہوں نے ضرورت کے پیش نظر اجتہاد کیا۔ اس طرح کی کئی امثلہ احادیث میں موجود ہیں۔ اس حصے پر کتاب کا اختتام ہو جاتا ہے۔

اعلام الموقنین عن رب العالمین کا اسلوب و منہج

- اعلام الموقنین میں امام ابن قیم رحمہ اللہ نے محض رائے، تقلید، قیاس اور استصحاب کا رد کیا ہے۔
- امام ابن قیم رحمہ اللہ ہر قسم کے قیاس کی تردید نہیں کرتے صرف کتاب و سنت کے مخالف یا معارض قیاس کی تردید کرتے ہیں۔
- کتاب ہذا میں آپ نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مسلک کو اختیار کیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ مجتہدانہ آراء سے بھی کام لیا ہے۔

¹ یہ موسوعہ دو جلدوں میں دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان سے 1994ء میں شائع ہوا ہے اس موسوعہ کی ترتیب فقہی ابواب پر ہے، پہلے طہارۃ، نماز، زکوٰۃ، حج روزہ، نکاح طلاق اور دیگر معاملات کے فتاویٰ علی الترتیب جمع کیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی جمع شدہ احادیث کے صحیح، حسن اور ضعیف ہونے کا حکم بھی بیان کیا ہے۔

² ابن خلیفہ علیوی جامعہ ازہر کے مخرج ہیں۔

³ احمد بن حنبل، مسند أحمد بن حنبل، (بیروت: مؤسسة الرسالة، 1420ھ، 1999ء)، 2: 186

- آپ نے جہاں کہیں کسی بھی فقہی اصطلاح یا کسی اور نظریہ کا رد کیا ہے وہاں متعصبانہ رویہ اختیار نہیں کیا بلکہ اس نظریہ کے حامل افراد کے دلائل کا ذکر کر کے مخالفین کے دلائل کو بیان کیا ہے۔
- آپ اپنے ادلہ کی بنا قرآن و سنت پر رکھتے ہیں۔ فقہاء کی آراء یا مذاہب ثلاثہ کی آراء جہاں بھی انہیں کتاب و سنت سے متصادم نظر آئیں آپ نے ہر ایک کا رد کر دیا۔ جو رائے یا مسئلہ کتاب و سنت سے موافق تھا اس کو اختیار کیا۔
- امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ اپنے استاد ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے بہت سے مسائل میں متفق ہیں، ان کی وجہ سے ان پر کئی مصائب بھی آئے لیکن آپ نے اپنی مجتہدانہ آراء بھی دیں۔
- علماء آپ کا انتساب عموماً فقہ حنبلی کی طرف کرتے ہیں اگرچہ آپ کا جھکاؤ اس کی طرف محسوس بھی ہوتا ہے لیکن حقیقتاً آپ حق کے قائل ہیں جو قول برحق اور مدلل دکھتا ہے اسے اختیار کر لیتے ہیں۔
- آپ اتباع کے تو قائل ہیں مگر تقلید کے شدید مخالف ہیں یہی وجہ ہے کہ کسی ایک مسلک کے مستقل تابع نہیں ہیں۔
- آپ رائے، قیاس، تقلید میں افراط و تفریط کرنے والوں کا تتبع کرتے ہیں اور ایک معتدل اور درمیانہ موقف بیان کرتے ہیں۔
- آپ تمام قسم کے فقہی مصادر میں فقہ صحابہ اور تابعین کے اصول و فروع کی نشاندہی کرتے ہیں۔
- قیاس کے مقابل احادیث کو ترجیح دیتے ہیں اور ان لوگوں کی تردید کرتے ہیں جن کا یہ خیال ہے کہ بعض احادیث خلاف قیاس ہیں۔
- آپ دین میں حیلہ سازی کی مذمت کرتے ہیں اور حیلہ سے متعلقہ بیسیوں مسائل کو رد کرتے ہیں۔

نتائج تحقیق

- حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہونہار تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے اپنی تصانیف کے ذریعے امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے علم و مسائل کی اشاعت کی ہے۔

- آپ کی بے شمار تصانیف کتب اسلامیہ میں ایک گرانقدر اضافہ ہیں۔ آپ کی تصانیف اپنی نظیر آپ ہیں جو دلائل کتاب و سنت سے مزین ہیں۔
- اعلام الموقعین ابطال رائے، قیاس، حیلہ سازی پر ایک مسلم کتاب ہے۔
- زیر تبصرہ کتاب جیسے عام علماء کے لیے مفید ہے ویسے ہی مفتیان کرام اور مستفتیان کے لیے ایک بہترین رہنما بھی ہے۔
- یہ کتاب رائے، قیاس، حیلہ سازی اور تقلید کے موافقین اور مخالفین دونوں کے لیے یکساں مفید ہے جس میں سے ہر ایک اپنے نظریہ کے دلائل بھی اخذ کر سکتا ہے۔
- نبی کریم ﷺ کے فتاویٰ بھی اس کتاب سے اخذ کر کے جمع کیے جاسکتے ہیں۔
- ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تصنیف افراط و تفریط سے ہٹ کر ایک معتدل مسلک کی نمائندہ ہے جو علماء اور فقہاء کے اذہان و قلوب میں وسعت پیدا کر کے انہیں تنگ نظری اور تعصب جیسے رذائل سے بچاتی ہے۔